20064 - بیٹوں کے حقوق

سوال

بیوی بچے اور بہنیں اور بھائی اور والدین زندہ ہوں تو ان سب کے حقوق کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بیوی کے حقوق:

بیوی کے حقوق ہم تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (10680) میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

اولاد کے حقوق:

اللہ سبحانہ و تعالی نے والدین پر بچوں اور اس کی اولاد کے حقوق رکھے ہیں، اور اسی طرح والد کے بھی اپنی اولاد پر حقوق ہیں.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے انہیں ابرار اس لیے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور اولاد کے ساتھ نیکی کی ہے، اسی طرح تیرے والد کا بھی تجھ پر حق ہے، اور اسی طرح بچے کا بھی تجھ پر حق ہے "

دیکھیں: الادب المفرد (94).

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ..... اور تیرے بچے کا بھی تجھ پر حق ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1159).

والدین کے ذمہ ان کی اولاد کے کچھ حقوق ایسے ہیں جو اولاد کی ولادت سے قبل ہیں، جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

1 ۔ نیك و صالح بیوی اختیار کی جائے تا کہ وہ ایك نیك و صالح ماں ثابت ہو سکے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت کے ساتھ چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال و دولت کی وجہ سے، اور اس حسب و نسب کی وجہ سے، اور اس کی خوبصورتی و جمال کی بنا پر، اور اس کے دین کی وجہ سے، تیرے ہاتھ خاك آلودہ ہوں تو دین والی کو اختیار کر "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

شیخ عبد الغنی الدھلوی کہتے ہیں:

" دین والی اور صالح اور شریف حسب و نسب والی عورت تلاش کرو، تا کہ عورت زنا کی پیداوار نہ ہو کیونکہ یہ رذیل اور قبیح چیز کہیں اس کی اولاد میں منتقل نہ ہو جائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

زانی مرد زانیہ یا مشرکہ عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور زانیہ عورت زانی یا مشرك مرد کے علاوہ کسی اور سے زنا نہیں کرتی النور (3).

یہاں کفؤ اور برابر کا رشتہ تلاش کرنے کا حکم اس لیے دیا ہے کہ کہیں عار لاحق نہ ہو جائے "

دیکھیں: شرح سنن ابن ماجہ (1 / 141).

بچہ پیدا ہونے کے بعد والدین پر حقوق:

1 ۔ جب بچہ پیدا ہو تو اسے گھڑتی دینا مسنون ہے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کا بچہ بیمار تھا تو ابو طلحہ گھر سے چلے گئے اور بعد میں بچہ فوت ہو گیا، جب ابو طلحہ واپس آئے تو دریافت کیا:

میرے بچے نے کیا کیا ؟

تو ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کیا: وہ پہلے سے سکون میں ہے، اور ابو طلحہ کو رات کا کھانا پیش کیا تو انہوں نے کھانا تناول کیا اور پھر بیوی سے ہم بستری کی، اور جب فارغ ہوئے تو بیوی کہنے لگے:

بچے کو دفن کر دیا ہے، جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور سارا واقعہ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم نے رات ازدواجی تعلقات قائم کیے ہیں ؟

تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا: جی ہاں چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے برکت کی دعا کرتے ہوئے فرمایا:

" اے اللہ ان دونوں کے لیے برکت فرما "

چنانچہ ام سلیم نے بچہ جنم دیا تو ابو طلحہ مجھے کہنے لگے: اس کا خیال رکھو حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ، تو اسےنبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور ام سلیم نے اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھیجیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو اٹھایا اور دریافت کیا کیا اس کے ساتھ کچھ ہے ؟

ت وانہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں کھجوریں ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں لے کر چبائیں اور اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں رکھ کر اسے گھڑتی دی اور اس کا نام عبد اللہ رکھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5153) صحیح مسلم حدیث نمبر (2144).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علماء کرام کا اتفاق ہے کہ نومولود کو ولادت کے وقت کھجور سے گھڑتی دی جائے، اور اگر کھجور نہ مل سکے تو پھر کوئی اور میٹھی چیز کھجور چبائی جائے حتی کہ وہ مائع بن جائے تو بچے کے منہ میں لگائی جائے تا کہ وہ اسے نگل لے"

دیکھیں: شرح النووی مسلم شریف (14 / 122 - 123).

2 - بچے کا اچھا سا نام مثلا عبد اللہ یا عبدالرحمن رکھا جائے.

نافع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بلاشبہ تمہارے ناموں میں اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2132).

اور انبیاء کے ناموں پر بچے کا نام رکھنا مستحب ہے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میرے ہاں رات بیٹا پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2315).

بچے کا ساتویں روز نام رکھنا مستحب ہے، لیکن اس سے قبل نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ مندرجہ بالا حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے.

سمرة بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ رہن اور گروی رکھا ہوا ہے ساتویں دن اس کی جانب سے عقیقہ کیا جائے اور ا سکا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2838) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4541) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نام رکھنا حقیقتا جس چیز کا نام رکھا جاتا ہے اس کی تعریف اور پہچان ہوتی ہے، کیونکہ جب نام رکھا گیا ہو لیکن مسمی یعنی جس کا نام رکھا گیا ہے وہ ابھی مجھول الاسم ہو تو جس کی تعریف کی جا رہی ہے یعنی نام رکھا جا رہا ہے وہ نہیں ہے، اس لیے جس دن اس کا وجود ہو اسی دن اس کا نام رکھنا جائز ہوگا.

لیکن تین یوم تك یا پھر عقیقہ کے دن ساتویں روز تك نام رکھنے میں تاخیر کرنا جائز ہے، اور اس سے پہلے یا بعد میں بھی جائز ہے، بہر حال اس میں وسعت پائی جاتی ہے.

دیکھیں: تحفة المودود (111).

3 ۔ اسی طرح ساتویں روز بچے کا سر منڈا کر اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا بھی مسنون ہے:

علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی جانب سے ایک بکری عقیقہ میں ذبح کی اور فرمایا:

فاطمہ اس کا سر مونڈ کر اس کے سر کے بالوں کے برابر چاندی صدقہ کرو، اس کے بالوں کا وزن ایک یا درہم سے کچھ کم ہوا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1519) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (1226) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

4 - اسی طرح جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ بچے کا والد بچے کی جانب سے عقیقہ کرے ایسا کرنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے رہن اور گروی ہے "

اس لیے بچے کی جانب سے دو بکرے اور بچی کی جانب سے ایک بکرا ذبح کیا جائیگا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ:

" بچے کی جانب سے دو بکرے کافی ہونگے، اور بچی کی جانب سے ایک بکرا کافی ہوگا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1513) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ترمذی حدیث نمبر (1221) میں صحیح کہا ہے، اور سنن ابو داود حدیث نمبر (2834) اور سنن نسائی حدیث نمبر (4512) اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3163) میں روایت کیا ہے.

5 - ختنہ کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" پانچ اشیاء فطرتی ہیں: ختنہ، زیرناف بال صاف کرنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا، اور ناخن کاٹنا، اور مونچھیں کاٹنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5550) صحیح مسلم حدیث نمبر (257).

تربیت کے حقوق:

عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم سب ذمہ دار ہو، اور تم سب سے تمہاری ذمہ داری اور رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا تم اس کے جوابدہ ہو، حکمران لوگوں کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائیگا وہ اس کا جوابدہ ہے، اور مرد اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا، اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعایا اور ذمہ داری کے بارہ میں پوچھا جائیگا، اور غلام اپنےمالك کے مال کا ذمہ دار ہے، اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں سوال کیا جائیگا، خبردار تم سب ذمہ دار ہو اور سب سے اس کی ذمہ داری کے بارہ میں سوال کیا جائیگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2416) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829).

اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کے دینی واجبات اور دوسرے شرعی مستحب فضائل اور ان کے دنیاوی امور جس میں ان کا معاش ہو کا خیال کریں.

اس لیے آدمی اپنی اولاد کی تربیت میں سب سے پہلے اہم چیز کی طرف توجہ دیتے ہوئے شرک و بدعات سے خالی صحیح عقیدہ کی تربیت کرے، اور خاص کر نماز کی تعلیم کی طرف توجہ دے، اور پھر انہیں اخلاق و آداب حمیدہ کی تعلیم دے اور ہر خیر و بھلائی اور فضل کا علم دلائے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا، کیونکہ شرک بہت بڑا عظیم ظلم ہے لقمان (13).

عبدالملك بن ربیع بن سبرۃ اپنے باپ اور داد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بچے سات برس کا ہو تو اسے نماز کی تعلیم دی اور جب دس برس کا ہو جائے تو اسے (نماز ادا نہ کرنے) پر مارو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (494) سنن ترمذی حدیث نمبر (407) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4025) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورا کے دن صبح کے وقت انصار کی بستیوں کی طرف پیغام بھیجا کہ جس نے بھی روزہ نہیں رکھا وہ باقی سارا دن بغیر کھائے پیے گزارے اور جس نے روزہ رکھا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے.

وہ بیان کرتی ہیں کہ: اس کے بعد ہم روزہ رکھا کرتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھواتیں اور انہیں روئی کا

کھلونا بنا کر دیتیں، اور جب ان میں سے کوئی بھوک کی بنا پر روتا تو ہم اسے وہ کھلونا دے دیتی حتی کہ افطاری کا وقت ہو جاتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1859) صحیح مسلم حدیث نمبر (1136).

اور سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرایا گیا تو میری عمر سات برس تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1759).

- بچوں کی آداب و اخلاق پر تربیت کرنا:

ماں اور باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو اخلاق حسنہ اور بلند آداب کی تعلیم دیں، چاہے وہ اللہ کے ساتھ ادب ہو یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب، یا پھر قرآن مجید اور امت مسلمہ کا ادب، اور اس کے ساتھ ساتھ ہر اس شخص کا ادب جس کا ان پر حق ہو، نہ تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ غلط طرح سے رہیں اور نہ ہی دوست و احباب اور پڑوسیوں کے ساتھ.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" باپ کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کو دینی امور میں سے جس کی بچے کو ضرورت ہے کی تعلیم دے اور ادب سکھائے، یہ تعلیم والد اور سب ذمہ داران پر بچوں کو سکھانی فرض ہے اور بلوغت سے قبل سکھائی جائے، امام شافعی اور ان کے اصحاب نے یہی بیان کیا ہے.

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر بچے کا باپ نہیں تو ماؤوں کو چاہیے کہ وہ بھی اس تعلیم کا اہتمام کریں، اور اگر باپ نے مال نہیں چھوڑا تو پھر جس کے ذمہ نفقہ اور خرچ ہے وہ خرچ کرےگا، کیونکہ وہ اس کا محتاج اور ضرورتمند ہے " واللہ اعلم.

دیکھیں: شرح النووی صحیح مسلم (8 / 44).

اسے چاہیے کہ وہ ہر چیز کا ادب سکھائے، یعنی کھانے پینے کے آداب، اور لباس پہننے اور سونے کے آداب اور گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کے آداب، اور سواری پر سوار ہونے کے آداب بھی اور اسی طرح ہر معاملہ کے آداب سکھائے جائیں.

اور بچوں کے ذہن میں نیك صفت مردوں کی صفات ذہن نشین کی جائیں اور ایثار و قربانی سے محبت سکھائی جائے اور جود و سخا کی محبت ڈالی جائے، اور انہیں بخل و بزدلی اور قلت مرؤوت اور اچھی اشیاء سے پیچھے رہنے سے دور رہنا سکھایا جائے.

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس طرح آپ کے والدین کے آپ پر حقوق ہیں اسی طرح آپ کے اولاد کے بھی آپ پر حقوق ہیں، یعنی بہت سارے حقوق جن میں بچوں کی بعینہ فرائض کی تعلیم اور انہیں شرعی آداب سکھانا، اور بچوں کو عطیہ دینے میں عدل و انصاف کرنا، چاہے ہبہ ہو یا وقف یا کوئی اور تحفہ، اور اگر بغیر کسی عذر کے کسی ایك بچے کو فضیلت دی گئی تو بعض علماء اسے باطل قرار دیتے ہیں، اور بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں "

دیکھیں: فیض القدیر (2 / 574).

اس بنا پر وہ اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو ہر اس چیز سے بچا کر رکھے جو انہیں جہنم کی آگ کے قریب کرنے کا باعث بنتی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں، اس پر ایسے سخت اور شدید فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے، اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اس پر عمل کرتے ہیں التحریم (6).

قرطبی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" .... حسن رحمہ اللہ نے اس آیت سے یہی تعبیر کی ہے کہ " وہ انہیں نیکی کا حکم دے، اور برائی سے منع کرے "

اور بعض علماء کہتے ہیں: جب اللہ تعالی نے فرمایا کہ:

اپنے آپ کو بچاؤ .

اس میں اولاد بھی داخل ہے کیونکہ اولاد اس کا حصہ ہے جیسا کہ وہ اس فرمان باری تعالی میں شامل ہے:

تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھا .

تو یہاں باقی سب رشتہ داروں کو علیحدہ ذکر نہیں کیا گیا، اس لیے اسے حلال و حرام سکھائے اور انہیں معاصی و

گناہوں سے بچائے.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (18 / 194 ـ 195).

نفقہ و اخراجات:

نفقہ والد پر واجب ہے اس لیے اسے اولاد پر اخراجات کرنے میں کوئی کوتاہی کرنی جائز نہیں، بلکہ اسے اولاد پر صحیح طرح خرچ کرنا چاہیے.

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آدمی کے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ جسے وہ کھلاتا ہے وہ ضائع ہو جائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1692) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (4481) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اسی طرح اولاد کے سب سے عظیم اور بڑے حقوق میں یہ بھی شام ہے کہ اس کی اچھی تربیت کی جائے اور خاص کر لڑکی کا بہت خیال کیا جائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صالح عمل کی ترغیب بھی دلائی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" میرے پاس ایك عورت آئی اور اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں وہ مجھ سے سوال کر رہی تھی، میرے پاس سوائے ایك کھجور کے کچھ نہ ملا تو میں نے اسے وہی ایك کھجور دے دی اور اس نے وہ ایك کھجور دو حصوں میں تقسیم کر کے دونوں کو دے اور چلی گئی.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو میں نے انہیں سارا واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے یہ بیٹیاں دی گئی ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کرے تو وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے بچاؤ کا باعث ہونگی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5649) صحیح مسلم حدیث نمبر (2629).

اسی طرح اہم امور میں یہ بھی جو کہ اولاد کے حقوق میں سے ہے اور اس کا خیال کرنا ضروری ہے کہ اولاد کے مابین عدل و انصاف کیا جائے، اس حق کی طرح صحیح حدیث میں اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ سے ڈر جاؤ اور تقوی اختیار کرتے ہوئے اپنی اولاد کے مابین عدل و انصاف کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2447) صحیح مسلم حدیث نمبر (1623).

اس لیے بیٹیوں کو بیٹوں پر فوقیت اور افضلیت دینی جائز نہیں، اور نہ ہی بیٹوں کو بیٹیوں پر،اور اگر باپ اس غلطی میں پڑ جائے اور وہ اپنی اولاد میں سے کسی ایك کو دوسے پر فضیلت دے بیٹھے اور عدل و انصاف نہ کرے تو اس سے بہت ساری خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

اس بچے کو فی نفسہ ضرر و نقصان ہوگا، کیونکہ جن بچوں کو محروم رکھا گیا اور انہیں نہیں دیا گیا تو وہ اس بچے سے حسد کرینگے اور اسے ناپسند کرنے کی حالت میں پرورش پائینگے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اشارہ کرتے ہوئے نعمان کے والد کو فرمایا تھا:

" کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوك اور نیکی کرنے میں برابری کریں ؟

نعمان کے والد کے جواب میں کہا: جی ہاں "

یعنی معنی یہ ہوا کہ جب تم چاہتے ہو کہ اولاد تمہارے ساتھ نیکی و احسان میں برابر ہو تو پھر آپ انہیں عطیہ دینے میں بھی عدل و انصاف کریں.

اور پھر اس میں یہ خرابی بھی ہو گی کہ بھائی ایك دوسرے کو ناپسند کرینگے اور ان میں بغض و عداوت اور حسد کی آگ بھڑکے گی.

واللہ اعلم .